رجسٹرڈ ایل

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانے والا اکیلا اخبار

ضوابط

ے - - - - ے،
- - - - ۱۲ عہ
قیمت - - - صہ
ی اخبار کے سرپرستوں کی فہرست
ں کے علاوہ جو کچھ عنایت کریں۔

مورخہ

نومبر سنہ ۱۹۱۸ء

ایل نمبر ۶۰۶

ے عبدالرحیم صاحب ہیڈ
پولیس ڈ ہابہ
ٹکاں - امرتسر

مقاصد

۱ - اسلام کی خوبیوں اور برکا ... دیگر
مذاہب پر اس کی حقیقی
۲ - آریوں اور عیسائیوں ...
۳ - الزامات کی گرد و غبا ...
بدلائل عقلی و نقلی د
۴ - حضرت بابا نانک علی
میں پہنچایا۔ اور انہیں
۵ - گورنمنٹ برطانیہ

مطابق ۱۱ -

ماہ

جلد ۱۰ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان | نمبر ۲

شذرات

ایک ضروری بات ہم نے سب دوستوں کو پندرہ روز پہلے بذریعہ جوابی کارڈ اطلاع دیدی - ۳۰ - اکتوبر سے قبل جن دوستوں کے خطوط آگئے - کہ وی - پی نہ کئے جائیں ان کے وی - پی روک لئے اور باقی دوستوں کے نام وی کئے گئے - غرضکہ ہم نے قبل از وقت اطلاع دینے اور خریداروں کا ارادہ معلوم کرنے کیلئے - کہ وہ وی - پی وصول کرنیکے لئے آمادہ ہیں یا نہیں - اپنی طرف سے کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا - ہم زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتے تھے - کہ جوابی کارڈ بھیجدیں - سو ہم نے کر دیا - اب اگر دوست نور کو زندہ دیکھنا چاہتے ہیں - تو ان کا فرض ہے کہ وہ وی - پی وصول فرما کر خاکسار ایڈیٹر نور کو دعا اور شکریہ کا موقعہ دیں - جوابی کارڈ بھیجنے پر بھی خاموش رہنا - اور وی - پی واپس کر دینا - یہ مومن کی شان سے بعید ہے - کہاں آریوں کی یہ فرض شناسی کہ ان کے اخبار میں معمولی سی اطلاع چھپ جائے - کہ وی - پی آتے ہیں - تو اسی فیصدی وصول ہو جائیں - مگر ہم لوگ جنہوں نے ایک نہیں بلکہ تین خدا کے برگزیدوں کے حضور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا ہے - اپنے فرض کی اہمیت کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں - بعض دوست جوابی کارڈ تو رکھ لیتے ہیں - اور وی پی واپس کر دیتے ہیں - اور بعد میں اس جوابی کارڈ کو کسی اور کام میں لے آتے ہیں - ہم ایسے لوگوں کے طرز عمل کو دیکھکر انگشت بدہن رہ جاتے ہیں - یہ ایک گناہ ہے - جس سے ایسے دوستوں کو اجتناب کرنا چاہیئے - آپ کی یہ عمداً بے پرواہی ہمارے خاصے نقصان کا موجب ہوتی ہے ؎

ہماری جان گئی آپکی ادا ٹھہری

دوستوں کو آئندہ اس نادانعل سے کنارہ کشی اختیار کرنی چاہیئے

KHILAFAT LIBRARY

ہمارے بھی ہیں مہربان ایسے ایسے :- ہم نے جوابی کارڈ اور اخبار میں صاف صاف لکھدیا تھا - کہ اگر کوئی دوست چٹھی سمجھے تو وہ ہمیں جوابی کارڈ دیکھتے ہی لکھدے تاکہ اسکا وی - پی روک لیا جاوے - کثرت سے دوستوں نے اس بات کو بہت برا منایا ہے اور لکھا ہے - کہ آئندہ ہمیں ہرگز ایسا نہ لکھا جائے - ہم نور کو جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھتے ہیں - ان میں سے ایک خط درج ذیل ہے - جناب مولوی احمد علی صاحب بی - اے جلال آباد سے لکھتے ہیں - میری طرف سے اجازت ہے کہ آپ چوگنا نہیں بلکہ پانچ گنا قیمت کا وی - پی کر دیں - نور جیسے پرچہ کی مدد اور پھر چٹھی یا تاوان کا لفظ آپ تحریر فرماتے ہیں - بھلا کوئی ذی عقل اس لفظ کو بخوشی سن سکتا ہے - یا پڑھ کر خوش ہو سکتا ہے - واللہ اس لفظ نے مجھے بہت تکلیف دی ہے - آئندہ ایسا مجھے ہرگز نہ لکھیں" بے شک نور ایسے خریداروں پر جتنا بھی فخر کرے کم ہے ؎

ہمارے بھی ہیں مہربان کیسے کیسے :- ریاست حیدرآباد دکن سے ایک مہربان لکھتے ہیں - کہ اگر اختلاف میرے اور آپ کے درمیان حائل نہ رہتا - تو واللہ آج میرے تک اس جوابی کارڈ کے آنیکی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی - بلکہ اخباری اپیل پر ہی اس خدمت کو اپنا مذہبی شعار اور فرض سمجھکر کم از کم یکصد روپیہ ضرور خدمتگذاری کیلئے حاضر کرتا - لیکن اسمیں کلام نہیں کہ آپ بیشک پیارے اسلام کی خدمت جس عمدگی اور جس طریقہ سے کر رہے ہیں - اسکا مجھے بسر و چشم اعتراف ہے - اب جہاں میں مقیم ہوں - وہاں وی - پی نہیں پہنچتا - بذریعہ منی آرڈر جو کچھ خدا مجھے توفیق دے - روانہ کر دونگا - آپ خاطر جمع فرماویں - اسی طرح ایک ذی رسوخ سرحدی مولوی صاحب جن کے ادنیٰ سے اشارہ پر کئی آدمی اپنی جانیں قربان کر دینا اپنے لئے دو جہان کی رحمت سمجھتے ہیں ؎ لکھتے ہیں - کہ آپکا خط آیا - میں مرزائی نہیں ہوں - بلکہ میں عقائد مرزائی مذہب کا سخت مخالف ہوں - مگر آپ کی خدمات اسلامیہ جو آپ سکھوں اور آریوں اور اہل ہنود میں بجا لا رہے ہیں - بدل و جان قدردان اور گرویدہ ہوں - آپ بے شک میرے نام وی - پی کر دیں - فی الفور وصول کرونگا" اسپر ہم کچھ زیادہ نہیں لکھنا چاہتے - صرف اسقدر عرض ہے - کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے - اگر مرزائی مذہب برا ہوتا تو وہ ایسے دین کے خادم نہ پیدا کر سکتا ؎

کتنے دوستوں نے اپنا فرض ادا کیا :- گذشتہ نمبر میں بتلایا گیا تھا - کہ تا حال ۷۲ دوستوں نے اپنا فرض ادا کیا ہے - اور ابھی ۳۲۸ احباب کرام پر یہ فرض جوں کا توں قائم ہے - اسکے بعد حسب ذیل دوستوں نے اسطرف توجہ فرمائی مرزا اکرم بیگ صاحب جلالپور جٹاں ۴ - شیخ عبدالرشید صاحب ۴ میزان سے ، میزان سابقہ ۳۰ - ۲۹۲ روپے کل ۳ - ۳۹۵ روپے

شیخ محمد نصیب کے اہتمام سے قادیان ایجوکیشنل پریس میں چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے شائع ہوا ؎

اور ۶۰۴ روپیہ ۱۳ آنے چاہیئے۔ جب ۷۴ دوستوں کی توجہ ۱۳ آنے ۳۹۵ روپیہ جمع کر سکتی ہے۔ تو باقی ۳۲۶ دوستوں کی نظر کرم ۶۰۴ روپیہ نہیں جمع کر سکتی۔ ضرور کر سکتی ہے۔ مگر توجہ درکار ہے۔ خدا جانے یہ باقی ۳۲۶ دوست کس بات کے منتظر ہیں۔ کیا اس سے نازک وقت بھی نور پر اور آئیگا۔ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ نور جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا واحد ذریعہ ہے۔ بند ہو جائے۔ میرے خیال میں کوئی مسلمان کہلانے والا طرفۃ العین کے لئے بھی اسے پسند نہیں کریگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا اعلان جو آپ اسی اخبار میں کسی دوسری جگہ ملاحظہ فرمادیں گے۔ ہر ایک احمدی کیلئے نور کی اعانت فرض قرار دیتا ہے۔ تو پھر تاخیر کا ہے کی۔ نور کی بقا کیلئے باقی ۶۰۴ روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اور یہ پورا بھی آپ ہی لوگوں نے کرنا ہے اگر آپ نقد اعانت نہیں کر سکتے۔ تو خریدار پیدا کیجئے کیا ایک یا دو خریداروں کا پیدا کرنا بھی کچھ مشکل ہے۔ غرضکہ اس آڑے وقت میں آپ جسطرح بھی اعانت کر سکتے ہیں کریں +

حضرت کا اعلان - برادران السلام علیکم - ایڈیٹر صاحب نور کی اپیل آپ لوگوں نے پڑھی ہوگی۔ کلام کرنیوالے لوگوں کی اعانت ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ نور اپنا کام خوب اچھی طرح سے کر رہا ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اپنی فرض شناسی سے غافل نہیں رہیگی۔ ہر ایک احمدی نور کی اشاعت کی ترقی کو اپنا فرض خیال کریگا۔ سر دست میں بھی پانچ روپیہ کی قیمت آپ کی نذر کرتا ہوں۔ اس رقم کو اسطرح خرچ کیا جاوے۔ کہ اس سے چند ایسے غیر مسلموں کے نام جو چھ آنے سالانہ اخبار کی قیمت دینے کیلئے تیار ہوں۔ اخبار نور سال بھر کیلئے جاری کیا جاوے + خاکسار مرزا محمود احمد

حقیقت الرویا - مفصل ریویو آئندہ اخبار میں ملاحظہ فرماویں اب بطور اطلاع اسقدر لکھدینا کافی ہے۔ کہ اگر آپ اپنی خوابوں کی حقیقت معلوم کرنا چاہتے ہیں تو حال میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جو کتاب حقیقۃ الرویا کے نام سے مکرمی منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل نے نہایت اعلیٰ کاغذ اور عمدہ لکھائی چھپائی کیساتھ چھپوائی ہے۔ منگوا کر ضرور پڑھیں قیمت صرف ۱۰ر + ملنے کا پتہ - منشی غلام نبی ایڈیٹر الفضل قادیان ضلع گورداسپور

تبت میں سکھ مذہب کی اشاعت - آجکل سکھوں کے اخبار لائل گزٹ میں پرزور مضامین نکل رہے ہیں کہ تبت میں سکھ دھرم کی اشاعت کا انتظام کیا جائے۔ اس کے لئے پچاس ہزار روپیہ کی اپیل کی گئی ہے۔ اور بابا جیونت سنگھ بیدی نے علاقہ تبت میں بطور مبلغ جانا منظور کر لیا ہے۔ لائل گزٹ لکھتا ہے کہ اہل تبت بہت جلد سکھ مذہب اختیار کر لینگے۔ اسکی وجہ یہ بتلاتا ہے۔ کہ تبت کے بدھ باشندے اپنے سروں پر بال رکھتے ہیں۔ واقعی وجہ تو بہت معقول ہے۔ اسوجہ کے دریافت کرنے پر لائل گزٹ جسقدر بھی فخر کرے کم ہے +

ڈاک پارسلوں کے محصول میں اضافہ - جنگ کیوجہ سے ہندوستان کے محکمہ ڈاک پر جو بوجھ پڑا ہے۔ اسکو کم کرنیکے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ یکم نومبر سے ۴۰ تولہ پارسلوں کے لئے ۲ر کی بجائے ۴ر آنے محصول کر دیا جائے +

مسٹر پٹیل کے انٹرمیرج بل کے خلاف ہندو سبھا کا پروٹسٹ آنریبل مسٹر پٹیل نے ہندوؤں کے مختلف اقوام میں شادیوں کو جائز قرار دینے کیلئے جو مسودہ قانون وائسرائے کونسل میں پیش کیا ہے۔ اس کے خلاف عام ہندوؤں میں سخت ناراضی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ حال میں آل انڈیا ہندو سبھا نے بھی اتفاق رائے سے ایک ریزولیوشن میں اس بل کی سخت مخالفت کی ہے۔ اور ہندوؤں کے لئے سخت نقصان کا موجب بتلا کر گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ یہ قانون پاس نہ کیا جائے۔ ہندو سبھا کے علاوہ شاردا پیٹھ کے شنکر آچاریہ جی نے حضور وائسرائے کو اس مطلب کا تار دیا ہے۔ کہ یہ قانون ہندوؤں کے مذہبی معاملہ میں دخل دینے کا باعث ہوگا۔ جو گورنمنٹ کی رعایا کے مذہبی معاملات میں دخل نہ دینے والی پالیسی کے منافی ہے۔ اس کے پاس ہونے پر ہندوؤں میں سخت ناراضی پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اسے پاس نہ کیا جائے +

ہمعصر رہبر کلکتہ لکھتا ہے۔ کہ یہ بات کہ حق دنیا سے مٹ نہیں سکتا مسلم اخبارات ہند کی زندگی سے پایہ ثبوت کو پہنچا ہے۔ "زمیندار" آج کہاں ہے؟ مر گیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ زمیندار "ہمدرد" بن کر زندہ رہا۔ اور جب اسکا وہ جسم بھی فنا کر دیا گیا۔ تو زمیندار کی روح ترجمان میں جلوہ گر ہوئی۔ پھر رسالت و اقدام میں ظہور پذیر ہوئی۔ اس نے مساوات۔ نئی روشنی اور صداقت کا چولا بدلا۔ یہ ترقی اور نقاش کی صورت میں ہند میں ظاہر ہوئی۔ اور اسوقت رہبر سکہ کاغذی پیراہن میں آپ اسکو صدائے فریاد بلند کرتے ہوئے دیکھتے ہیں"۔ اہل اسلام ذرا سوچیں کہ اسی کا نام تو تناسخ یا آواگون ہے انسانی جیو یعنی روح بھی تو اسی طرح مختلف قالب اختیار کرتا ہے۔ جب مثال پیش کرتے ہو تو اصل مسئلہ کو کیوں نہیں مانتے۔ (ابراہیم ۳ چاہا) اگر ایسے بودے اور تھوتھے ہتھیاروں سے تناسخ ثابت ہو سکتا ہے تو اسمیں ہمارا کیا ہرج ہے۔ مگر جس مسئلہ کے ثابت کرنیکے لئے ایسے ہی بودے دلائل کی ضرورت ہو۔ اسکی اہمیت بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے +

عورتوں کو پادری بنانیکا سوال - انجلا لائٹ ویکلی نیوز لکھتا ہے کہ ولایت کے پادریوں کے ایک جلسہ میں ایک پادری نے ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ مذہب کی خدمات میں عورتوں کو بھی حصہ دیا جائے یعنی عورتیں پادری اور بشپ وغیرہ بنیں محرک نے کہا۔ کہ مذہب کو بہترین کارکنوں کی ضرورت ہے۔ اسکی پروا نہیں کہ وہ کارکن مرد ہوں یا عورتیں۔ ولایت میں ایسی عورتیں ہیں۔ جو وعظ کرتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وعظ کہنا عورتوں کیلئے نامناسب سمجھا جائے۔ ایک اور پادری نے ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ عورتوں کو واعظ مقرر کرنیکا اور تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ مگر ایک عمدہ نتیجہ ضرور نکلے گا۔ اور وہ یہ کہ مرد پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں گرجہ آیا جایا کرینگے بعض اور پادریوں نے بھی تقریریں کیں۔ اور آخر ریزولیوشن کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا +

سکھوں کے اندر ایک نیا دیوان - سناتن دھرم پتر کا لکھتا ہے کہ سکھوں کے اندر تت خالصہ اصحاب کو ہوش میں لانے والی ایک سبھا قائم ہوئی ہے۔ اسکا نام "شری گورو نانک سکھ چکر ورتی دیوان ہوگا۔ سر بابا گوربخش سنگھ بیدی اس دیوان کے پردھان ہونگے۔ بیدی خاندان کے موثر بزرگ بابا اجاگر سنگھ آنریری مجسٹریٹ راولپنڈی اس کے وائس پریذیڈنٹ ہونگے۔ ان کے علاوہ رائے بہادر سردار بوٹا سنگھ صاحب سی ایس آئی۔ سردار ہری سنگھ صاحب رئیس دہالی۔ سردار ہرنام سنگھ صاحب ٹھیکہ دار دہلی اس کے ممبر ہونگے۔ اس دیوان کی زبان پنجابی گورمکھی کے بجائے "ہندی" ہوگی۔ اس دیوان کے ممبر جب آپس میں ملیں گے۔ تو "واہ گورو جی کی فتح" کی بجائے "ست نام کرتار" بلایا کرینگے +

تلاش عزیز - میرا فرزند جسکی عمر تقریباً چودہ پندرہ سال کی ہے۔ عرصہ ایکماہ کا ہوا کہ موضع وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور سے کہیں چلا گیا ہے نام عبدالمجید حلیہ برنگ گندمی سر چھوٹا پاؤں کے انگوٹھے کا ناخن اُترا ہوا۔ صورت وحشیانہ۔ سر کے بال کترے ہوئے۔ اگر کوئی صاحب اسکا پتہ دیں تو عنداللہ انعام دونگا۔ شیخ غلام مرتضےٰ احمدی پٹواری موضع طفل والا۔ ڈاک خانہ بہام۔ ضلع گورداسپور +

ایک سید زادی کیلئے جسکی عمر پندرہ سال پرائمری پاس ہے رشتہ کیلئے نوجوان سید مخلص احمدی انٹرنس تک تعلیم یافتہ یا برسر روزگار کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر نور آئیں +

قوت کی بینظیر دوائی

یہ دوا ایک عارف باللہ نے بذریعہ الہام اطلاع پاکر تیار کی یقیناً سمجھو کہ جس طرح کلاموں میں سے خدا کا کلام بے نظیر ہے۔ اسی طرح دواؤں میں سے یہ دوا بے نظیر ہے۔ ہمیں اس دوائی پر اسقدر بھروسہ اور اعتبار ہے۔ کہ اگر چار روز کے کھانے سے کسی دوست کو فائدہ نہ ہو۔ تو بے شک دوائی واپس کر دے۔ قیمت واپس کر دیجائیگی۔ باوجود نہایت ہی قیمتی چیزوں کے اور تیاری کیلئے محنت شاقہ کے قیمت بیس گولیوں کی صرف ایک روپیہ (عہ) ہے۔

ملنے کا پتہ

ع-ج - معرفت منیجر نور قادیان ضلع گورداسپور

سرمہ نور افزا - آنکھ کی جملہ امراض کیلئے نافع ہے۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ + نمونہ ۰ر کے ٹکٹ آنیپر مفت

ملح سلیمانی امراض معدہ کیلئے اکسیر کا کام دیتا ہے۔ چونکہ قریباً تمام امراض معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کا استعمال ضروری ہے۔ قیمت فی تولہ صرف دو آنے +

حکیم محمد حسین احمدی کوروالی ڈاکخانہ وڈالہ ضلع سیالکوٹ

آریہ سماجی سوامی دیانند کی تردید میں

محمد ظفر اللہ خان

KHILAFAT LIBRARY

سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۵۵ میں فرماتے ہیں۔ کہ جیسا پانڈو راجہ کی عورت کنتی اور مادری وغیرہ نے کیا۔ اور ویاس جی نے چترانگدہ و چترویرج کے مرجانے پر ان اپنے بھائیوں کی عورتوں سے نیوگ کر کے امبکا امبالکا سے دھرت راشٹر اور انبالکا سے پانڈو اور داسی سے ودور کو پیدا کیا۔

پھر اوپدیش منجری صفحہ ۱۱۲ پر فرماتے ہیں۔ راجہ شنتو نے ستیاوتی سے بیاہ کیا۔ اور اس سے دو بیٹے چترانگدہ و چترویرج پیدا کئے۔ اس کے بعد بھیشم پتامہ کاشی کے راجہ سے تین کنیائیں (لڑکیاں) لایا۔ ان میں سے امبا کا بیاہ شالو سے ہوا۔ اور امبیکا اور امبالکا دونوں نے چترانگدہ اور چترویرج سے بیاہ کیا۔ یہ سب لاولد رہے۔ تب ویاس کیساتھ نیوگ ہونے سے پانڈو اور دھرت راشٹر اور داسی کا لڑکا پیدا ہونے۔ دیکھو اوپدیش منجری صفحہ ۱۱۲

یہ تو ہے سوامی دیانند کی تاریخ دانی۔ آیئے اب دیکھیں کہ شری سوامی دیانند صاحب کے چیلے اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ اور سوامی جی کی اس تاریخ دانی سے کہاں تک اتفاق کرتے ہیں۔ سو اس کے لئے بہت کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جناب پنڈت لیکھرام صاحب کلیات آریہ مسافر صفحہ ۲۸ کالم ۲ میں پورانوں کے غلط بیانات کی ذیل میں لکھتے ہیں۔ کہ بیاس کا داسی سے پیدا ہونا پورانک گپ ہے۔ اب آریہ صاحبان ہی غور فرماویں۔ کہ سوامی دیانند کی بات صحیح ہے یا پنڈت لیکھرام کی۔ اگر پنڈت لیکھرام کی بات صحیح ہے تو ستیارتھ پرکاش اور اوپدیش منجری قابل اعتبار نہیں۔ اور اگر سوامی دیانند صاحب کا فرمان درست ہے۔ تو کلیات آریہ مسافر یہ دستاویز سے خارج ہوتی ہے۔ فرمایئے آپ ہر دو میں سے کسکو ترجیح دینگے۔ کیا پرکاش ستیہ دھرم پرچارک آریہ گزٹ اس پر کچھ روشنی ڈالیں گے یا مسافر آگرہ ہی سب کا حق ادا کر دیگا۔ دیکھا چاہیئے پر اسی پر بس نہیں ہے۔ ذرا اور آگے چلیئے۔ کبھی سیر سٹہ سے آریہ بندھو ماہواری رسالہ ایک لائق پنڈت کی زیر اڈیٹری شائع ہوا کرتا تھا۔ وہ اپنے ماہ اکتوبر ۱۹۰۱ء کے صفحہ ۱۱۹ پر بھیشم پتامہ کے میڈنگ کی ذیل میں یوں رقمطراز ہے۔ چترانگدہ تو عین جوانی کی عمر میں جبکہ اس کی شادی بھی نہ ہونے پائی تھی سیر ماتا کی اچھیا (مرضی) سے کال وش (فوت) ہو گیا۔ مگر چترویرج کے لئے شادی کی ضرورت تھی۔ کاشی کا راجہ کسی وجہ سے اپنی لڑکی چترویرج سے بیاہ دینے میں راضی نہیں تھا۔ اس لئے بھیشم کو انپر فوج کشی کرنی پڑی۔ اور بزور شمشیر کاشی کے راجہ کی تین لڑکیاں جو کہ ابھی کنواری تھیں لایا۔ انمیں سے ایک کی نسبت بھیشم کو معلوم ہوا۔ کہ پیشتر کسی راجہ کے ساتھ منسوب ہو چکی ہے اس لئے فوراً اسکو کاشی کے راجہ کے پاس واپس بھیجدیا تاکہ جہاں اسکی سگائی ہو چکی ہے۔ وہاں بیاہ دی جائے اس سے بھیشم کی اعلےٰ درجہ کی حق شناسی ظاہر ہوتی ہے۔ اور دوسری دونوں لڑکیوں کی چترویریہ کے ساتھ شادی کر دی۔

اب ذرا اور غور کیجئے۔ کہ سوامی دیانند صاحب کی تاریخ دانی پر کسطرح ان کے چیلے سیاہ روغن پھیر رہے ہیں۔ سوامی دیانند صاحب نے تو چترانگد کی شادی اور پھر اسکی عورت سے نیوگ کا ثبوت دیا۔ مگر سوامی دیانند صاحب کے چیلے کہتے ہیں۔ کہ چترانگد شادی کرنے سے پہلے ہی مر گیا۔ اب ہم حیران ہیں۔ کہ ہر دو سے کس کو ترجیح دیں۔ سوامی دیانند ان کے پیروؤں کو جب سوامی دیانند صاحب کی تاریخ دانی کا یہ عالم ہے تو دیگر اصولوں اور خصوصاً ویدوں کی تفسیر کے متعلق نہایت آسانی سے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ ابھی اسپر ہی بس نہیں ذرا اور آگے چلیئے۔

سوامی دیانند صاحب اوپدیش منجری صفحہ ۹۵ پر فرماتے ہیں۔ کہ برہما تک یہ سرشٹی تھی۔ اس کے بعد شخصی سرشٹی اوپجی ہوئی۔ اس سے ورٹ ہوا۔ اور ورٹ سے پیچھے منو نے دھرم بیوستھا بنائی منو کے دس بیٹے تھے۔ ان میں سوائمبھوں کے زمانہ میں پولیٹکل اور شوشل انتظام شروع ہوا۔ مطلب یہ کہ منو ابتدائے دنیا میں تھا۔ یعنی برہما کی دوسری پشت میں جس نے منوسمرتی بنائی۔

لیکن پنڈت لیکھرام صاحب کلیات آریہ مسافر صفحہ ۹ کالم ۲ میں لکھتے ہیں۔ کہ کل ۱۲۰۵۳۲۹۹۰ سال منوسمرتی کو تصنیف ہوئے گذرے۔ یعنی برہما سے ۱۹۶۰۸۳۲۰۱۶ برس بعد منوسمرتی تصنیف ہوئی۔ اب غور کرو۔ کہ پنڈت لیکھرام کسطرح سوامی دیانند کی تاریخ دانی کو ملیامیٹ کر رہا ہے اب ہم ہر دو میں سے کسکو ترجیح دیں۔ چیلے یا گورو کو۔ ستیہ دھرم پرچارک روشنی ڈالے۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں ہے ذرا اور آگے چلیئے۔

سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۱ کے آخر میں ایک لمبے نامہ یدھشٹر سے لیکر پرتھی راج دھلی تک دیا ہوا ہے۔ اسمیں چار شتابدیں اپنی طرف سے لگا کر ۱۹۷۲ سال یدھشٹر کے زمانہ میں بڑھا کر لمبا کر دیا۔ یہ ہر ایک جانتا ہے کہ خود پرتھی راج کو شہاب الدین نے شکست دی۔ نہ کہ پرتھی راج کی پانچویں پشت کے راجہ بشن کو ملاحظہ ہو تاریخ ہند مسٹر لیتھبرج اگر آپ میرا لیتھبرج کا بھی اعتبار نہ کریں۔ تو پھر ذرا کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۵۸ کالم ۱ پر نظر ڈالیئے۔ وہاں ہمارے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔ ابھی بس نہیں ذرا اور آگے چلیئے۔

شری سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش میں چین مت کے حالات کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ سودھوا راجہ (جو چین مت کا پیرو تھا) سے سوامی شنکر اچاریہ نے بحث کر کے راجہ مذکور کو ویدک مت کا پیرو بنایا تھا۔ لیکن کتاب دیر یہ مات (جسکے مصنف اور مولف بابو شیو برت لعل ورمن ایم۔ اے ہیں جو کبھی آریہ گزٹ کے ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں) کے صفحہ ۱۹۱ پر بو صاحب لکھتے ہیں۔ جا بجا دورہ کرنے کے بعد شنکر کو کمال بھیا چاریہ سے ملنے کی خواہش ہوئی۔ جس چین کے ظہور سے پہلے سودھنوان راجہ کو ویدک دھرم پر لاکر چین مت کا کمزور کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس بزرگ کی تعلیم بدھ کے مٹھ میں ہوئی تھی اور چونکہ شاستر ارتھ کے نتیجے کے طور پر کئی بدھ بھکشو تشن کے جا چکے تھے۔ اپنا مشن پورا کرنے کے بعد اس نے پریاگ میں چتا پر بھسم ہو کر شریر کا ترک کرنے کی تیاریاں کر لی تھی۔ شنکر اسوقت پہنچے جب چتا کے ایک کنارے آگ لگ چکی تھی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شنکر نے سودھنوان راجہ سے کوئی بحث مباحثہ نہیں کیا۔ بلکہ شنکر کے ظہور سے پہلے ہی کمال بھیا چاریہ نے بحث مباحثہ کر کے سودھنوان کو ویدک مت کا پیرو بنا لیا تھا۔ مذکورہ بالا حوالہ جات سے ہم اس امر پر بہت آسانی سے پہنچ سکتے ہیں۔ کہ سوامی جی کو تاریخ سے کہاں تک دسترس ہے۔ اور اسپر سوامی جی کے دیگر عقاید اور ویدک تفسیر پر قیاس کر لیجئے۔

اب ہم سوامی دیانند صاحب کے ان دلائل پر غور کرتے ہیں جو انہوں نے ویدک زمانہ کے قدیم ہونے پر بحث کی ہے۔ اس کے ثابت کرنے کے لئے کہ شری سوامی دیانند صاحب نے تین قسم کی کتب سے کام لیا ہے۔ اوّل منوسمرتی۔ دوم برہمنوں کا روزنامچہ۔ سوم سوریہ سدھانت گرنتھ۔ اوّل ہم منوسمرتی کو لیتے ہیں۔ سوامی جی نے اس تعداد کو ثابت کرنے کیلئے منوسمرتی کے ادھیائے اول کے شلوک ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۳ و ۷۹ اور ۸۰ تحریر کئے ہیں۔ لیکن ان سے کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ وہاں صرف وقت کا اندازہ ہے نہ کہ ویدوں کی عمر اور ان کا زمانہ۔ آئندہ نمبر میں ہم انشاء اللہ تعالےٰ منوسمرتی کے ان شلوکوں پر روشنی ڈالینگے۔ اور ساتھ ہی برہمنوں کے روزنامچہ پر بھی غور کریں گے۔ کہ وہ بقول سوامی دیانند صاحب کہاں تک قابل اعتبار ہیں۔

ویدک زمانہ کی ایک جھلک

(گذشتہ سے پیوستہ)

۲۵۔ اے قوت بازو رکھنے والے فوج کے سپہ سالار! مجھے ہتھیار پراپت ہوں۔ ۱۶/۱۷ بحرید +

۲۶۔ اے راجہ آپ ہمارے زور آور دشمنوں پر فتح حاصل کیجئے۔ ۱۵/۴ +

۲۷۔ اے تیز ہتھیاروں کا استعمال کرنے والے مذکورہ بالا اوصاف سے موصوف راجہ! جسطرح سورج کی تیز کرنیں صبح کے وقت رات کو دور کرکے دن کو پرکاشت کرتی ہیں۔ اسی طرح تو بھی اپنے تیز سوبھاؤ سے رات کی مانند اکھشوں کو یقیناً بھسم کر۔ ۱۵/۳۴ +

۲۸۔ اے راجہ! آپ ہمارے لئے میدان جنگ میں دشمنوں پر فتح پانے والے ہیں ..... آپکی فوج میدان جنگ میں کارہائے نمایاں کرنیوالی ہو۔ ۱۵/۳۹ +

۲۹۔ اے راجہ آپ اپنی فوج کی طاقت کو مستقل طور پر بڑھائیں۔ ۱۵/۴۰ +

۳۰۔ اے سپہ سالار آپ اپنا جلوہ دکھائیں۔ اور ملک گیری کیجئے۔ ۱۵/۵۲ +

۳۱۔ اے سپہ سالار آپ طاقت حاصل کریں۔ اور اس زمین کو اپنے دام تصرف میں لائیں۔ دشمنوں کو مُنہ کے بل گرائیں۔ ہاتھی اور فوج کے مالک راجہ کی مانند آپ اپنے دشمنوں کو نہایت ہی دکھ دینے والے ہتھیاروں سے مارتے ہوئے ان کے گلے میں پھانسی ڈالیں۔ اور انکو رُو در رُو لعنت ٹھکا کریں ۱۳/۹ +

۳۲۔ اے سپہ سالار آپ کے بہادروں کی فوج بجلی کیطرح کڑکتی اور چمکتی ہوئی چاروں طرف سے دشمنوں کی فوج پر حملہ آور ہو۔ اے سپہ سالار تو اپنی فوج کی طاقت کو بڑھا۔ اور اسکو خوب تربیت کر جسطرح آگ پر گھی ڈالنے سے شعلے بلند ہوتے ہیں۔ اسی طرح تو دشمنوں کی فوج پر بجلی کے ہتھیار چلا۔ ۱۳/۱۰ +

۳۳۔ اے میری بہادر بیوی! دشمن تیری نظر کو نہیں سہار سکتا۔ تو اپنے آپ ہی دشمن کی فوج سے لڑتی ہوئی دشمن کے حملوں کو روکتی ہے ۱۳/۳۹ +

۳۴۔ اے عالم باعمل اور پرجلال مہاتمن۔ آپ کے گھوڑے منزل مقصود تک پہنچانے والے بڑے سدھے ہوئے دشمن پر حملہ کرنیکے لئے بڑے جوش اور طاقت کیساتھ رتھ کو کھینچنے والے ہیں۔ ۱۳/۳۶ +

۳۵۔ اے علم باعمل مہاتمن! آپ کے جن گھوڑوں کو چابک سواروں نے سدھایا ہوا ہے۔ آپ ان کو دشمنوں کی فوج کے مقابلہ میں رتھ میں جوڑیئے۔ ۱۳/۳۷

۳۶۔ اے وید کے جاننے والے راجہ! تم اپنی رعایا کے دشمنوں کو آگ کی مانند تپاؤ۔ اور اپنی رعایا کی مدد سے اپنے دشمنوں پر فتح حاصل کرو۔ ۱۲/۱۴ +

۳۷۔ راجہ کو چاہیئے کہ آگ کیطرح دشمنوں کو تباہ کرے۔ ۱۲/۱۳۳

۳۸۔ اے انسانو! تمہارا جو یہ سپہ سالار ہے۔ وہ سورج کی مانند آب و تاب والا ہو۔ وہ دشمنوں کے حق میں برق درخشاں ہو۔ ایسا ہی سپہ سالار ہماری فوجوں کی کمان کرے +

۳۹۔ جو انسان سورج کی مانند دشمنوں سے لڑنے والا ہو۔ وہی گرہست آشرم میں داخل ہونیکے لایق ہے ۱۲/۱۱۶

۴۰۔ اے شانتی سوبھاؤ پرش! آپ دشمنوں کو نیچا دکھانے والے فن جنگ کو سیکھیں۔ ۱۲/۱۱۳ +

۴۱۔ اے راجہ تیرا دشمنوں کے مقابلہ پر جانا مبارک ہو۔ تو اپنی طاقتور فوج کیساتھ بدکردار دشمن کی فوج پر حملہ کر۔ اور اسکو تہ تیغ کر۔ تو دشمنوں کے ملک کو پائمال کرتا ہوا واپس آ۔ تو ہمیں سکھ دے۔ دشمنوں کو رُلانیوالا تیرا سپہ سالار تیرے ساتھ ہو۔ ۱۱/۱۵ +

۴۲۔ اے راجہ! جسطرح تیز رفتار گھوڑا میدان جنگ میں اپنی جولانی سے زمین کو ہلا دیتا ہے۔ ویسے ہی تو بھی میدان جنگ میں رہوم مچا۔ ۱۱/۱۸ +

۴۳۔ اے راجہ تو کمال مہر و محبت سے اپنے دشمنوں کو پائمال کرکے اپنی راج بھومی میں علم کی روشنی پھیلانے کی خواہش کر۔ ۱۱/۱۹ +

۴۴۔ اے راجہ! تو اپنی فوج کے ساتھ دشمن کے مقابلہ پر قائم ہو۔ ۱۱/۲۰ +

۴۵۔ اے راجہ! جسطرح حفاظت کرنیوالے عالم کا پوتر شاگرد سکھ دینے والے آگ وغیرہ پدارتھوں کو حاصل کرکے ویدوں کے ارتھ کو جاننے والا اور تمام علوم میں ماہر اور دشمنوں کو مارنے والا اور دشمنوں کے گاؤں کو تباہ کرکے آپ کے جاہ و حشمت کو دوبالا کرتا ہے۔ اسی طرح دیگر و دوان لوگ بھی آپ کو ودیا اور روشنی سے ترقی دیں۔ ۱۱/۳۳ +

۴۶۔ اے پانی کی مانند نیک اوصاف رکھنے والی استریو! اگر تم کو سکھ بھوگنے کی خواہش ہے تو تم بڑے بڑے لڑائی کے میدانوں اور طاقت و شجاعت کے میدانوں میں ہمارے پہلو بہ پہلو قدم مارو۔ ۱۱/۵۰ +

۴۷۔ اے سپہ سالار! جس طرح میں مقابلہ پر آکر لڑنے والی۔ مختلف قسم کی دھمکیاں دینے والی ہتھیاروں سے مسلح ہوئی ہوئی دشمن کی فوج کو جلتی ہوئی آگ کی لپیٹ میں گراتا ہوں۔ اسی طرح تو بھی ایسے آدمیوں کو بھسم کیا کر۔ ۱۱/۲۲ +

۴۸۔ اے سبھا اور فوج کے سوامی! جو لوگ ہم سے دشمنی کرتے ہیں۔ جو ہمارے ساتھ دویش کرتے ہیں۔ جو ہماری نندا کرتے ہیں۔ جو ہمکو دھوکہ دے اور مکاری کرے۔ تو ایسے تمام انسانوں کو جلا کر بالکل بھسم کر ڈال۔ ۱۱/۸۰ +

۴۹۔ اے راجہ! تیرا راج دشمنوں کو ہلاک کرکے تیرے لئے نہایت ہی خوشی کا دینے والا ہو۔ ۹/۴ +

۵۰۔ اے بیر پرش! جس میدان جنگ میں تو جاہ و حشمت والے راجہ کے سنگراموں کا بھاگ کرنے والا۔ وجر کی مانند دشمنوں کو کاٹنے والا۔ اور پرجا کی رکھشا کرنیوالا ہو۔ اس میدان جنگ کا آپ کیساتھ یہ پرش انتظام کرے۔ ۹/۵ +

۵۱۔ اے راجہ جسطرح باز ہوا میں چاروں طرف تیزی سے اڑتا ہے۔ اسی طرح آپ بھی ہمارے لئے فوج کی طاقت سے طاقتور ہو جیئے۔ ۹/۹ +

۵۲۔ اے عالم انسانو! تم اس راجہ کی فنون جنگ میں دانشمندی کو زیادہ کرو۔ اے دشمنوں کی بیخکنی کرنے والے راجہ! آپ دشمنوں پر فتح حاصل کرکے اقبال مند ہوں۔ ۹/۱۱۰ +

۵۳۔ اے راج پرشو! تم لوگ جاہ و حشمت کے دینے والے سپہ سالار کو میدان جنگ میں فتح نصیب کرو۔ ۹/۱۱۲ +

۵۴۔ اے علم کی طاقت سے آراستہ میدان جنگ کو جیتنے والے۔ چاروں طرف سے دشمنوں کی دیکھ بھال کرکے ان کو گھیرنے والے لوگو! جیسے تم لوگ چاروں طرف چلتے ہو۔ ویسے ہی ہم بھی چلیں ۹/۱۱۳ +

۵۵۔ سپہ سالار کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی فوج کو تمام کیل کانٹے سے لیس کرکے بولی پر چلنے کیلئے تیار رکھے +

۵۶۔ اے راجہ! میں راکھشسوں کے ناش کرنے کیلئے آپ کو گرہن کرتا ہوں۔ جس طرح تو نے دشٹ کو مارا ہے۔ ویسے ہی ہم بھی دشٹوں کو ماریں۔ جیسے وہ دشٹ نشٹ ہو جائے۔ ویسے ہم لوگ بھی ان سب کو نشٹ کریں۔ ۹/۳۸ +

۵۷۔ اے سبھا پتی! آپ اپنی فوج کیساتھ اپنی ہر ایک قسم کی طاقت کو بڑھائیں۔ ۸/۳۹ +

۵۸۔ اے کالی گھٹا کی مانند فوج کے بہادرو! تم دونوں (اور) تمام دشمنوں کو جو ہماری فوج سے لڑنا چاہیں۔ تیر و تفنگ سے ہلاک کرو۔ اور دشمنوں کی جو فوج تمہارے

KHILAFAT LIBRARY

خالص توحید

دعوت اسلام

آج ہم تمام مخالفان اسلام کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ اگر کوئی صاحب اپنی الہامی کتاب میں سے ایسا دعوے توحید نکال دے۔ جیسا کہ ہماری آسمانی کتاب پیش کرتی ہے۔ تو ہم اسکو یکصد روپیہ نذر کریں گے۔ وھوھذا

دعوی توحید

ع۱ "پس تم اللہ کے ساتھ ساجھی نہ بناؤ حالانکہ تم جانتے ہو"

ع۲ "تمہارا خدا ایک ہی ہے۔ جو بڑا بخشنے والا نہایت ہی مہربان اس کے سوائے کوئی معبود نہیں"

ع۳ "اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ جو دائم زندہ سب کا تھامنے والا ہے"

ع۴ "خود خدا اور اس کے سب فرشتے اور سب دنیا کے اہل علم گواہی دیرہے ہیں۔ کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ جو انصاف کرنیوالا سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے"

ع۵ "تو (اے محمدؐ) کہدے۔ اے کتاب والو! یہود یو! اور عیسائیو! سب جھگڑے چھوڑ کر ایک مساوی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں برابر حکم رکھتی ہے۔ وہ یہ کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہ بناویں۔ نہ ہم اپنی آدم ایک دوسرے کو خدا کے سوا حقیقی رب سمجھیں۔ پھر اگر نہ مانیں تو تم (مسلمانو) ان سے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم خدا کے فرمانبردار ہیں"

ع۶ "اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو"

ع۷ "بیشک خدا مشرک کو نہیں بخشیگا اور اسکے سوا جسکو چاہیگا بخشدیگا (کیونکہ) جو شخص خدا سے ساجھی بناتا ہے۔ وہ دور کی گمراہی میں ہے"

ع۸ "(قرآن سے) پوچھ کہ تم اللہ کے ساتھ ساجھی ہونیکی گواہی دیتے ہو؟ تو کہہ کہ میں تو اس امر کی ہرگز گواہی نہ دوں۔ تو یہ بھی کہہ کہ خدا ایک ہی ہے۔ اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں"

ع۹ "تو کہدے مجھے اس بات کا حکم ہوا ہے کہ میں اللہ ہی کی عبادت کروں۔ اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہ کروں۔ اسی کی طرف میں بلاتا ہوں۔ اور میرا رجوع بھی اسی کیطرف ہے"

ع۱۰ "تیرے رب کا قطعی فیصلہ ہے۔ کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ ہو"

ع۱۱ "تمہارا معبود ایک ہی ہے پس تم اسی کی تابع رہو۔ اور تو (اے محمدؐ) خدا ہی سے تعلق رکھنے والوں کو خوشخبری سنا"

ع۱۲ "پس تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو مت پکار ورنہ تجھے عذاب ہوگا"

ع۱۳ "تو کہدے جب میرے پاس خدا کے ہاں کے کھلے دلائل توحید کے آپہنچے تو ان کے ذریعے مجھے ممانعت کیگئی ہے۔ کہ میں خدا کے سوا تمہارے مصنوعی معبودوں کو پکاروں۔ اور مجھے یہ حکم ہوا ہے۔ کہ میں خدا رب العالمین کی اطاعت اور بندگی کروں"

ع۱۴ "تو کہدے کہ میں بھی تو تمہاری طرح کا آدمی ہوں۔ (نہ کہ خدا یا خدا کا جزو وغیرہ) ہاں میری طرف وحی اور الہام ہوتا ہے۔ کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے پس تم اسی کے ہو رہو۔ اور اسی سے بخشش مانگا کرو۔ اور مشرکوں کے لئے جو اپنے آپکو شرک سے پاک نہیں کرتے اور قیامت سے منکر ہیں۔ افسوس ہے"

ع۱۵ "کیا اللہ کے سوا انہوں نے اور کو متولی بنالیا ہے حالانکہ اللہ ہی سب کا متولی ہے"

ع۱۶ "تو کہدے خدا تو ایک ہی ہے۔ وہ سب سے بے نیاز نہ کسی کو اس نے جنا نہ کسی نے اسکو جنا اور نہ ہی اسکا کوئی ہم قوم ہے"

ع۱ فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (البقرہ)

ع۲ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ (البقرہ)

ع۳ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (ال عمران)

ع۴ شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (ال عمران)

ع۵ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللّٰهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (ال عمران)

ع۶ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا (نساء)

ع۷ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا (نساء)

ع۸ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللّٰهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ قُل لَّا أَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ

ع۹ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ (الانعام)

ع۱۰ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ (الرعد)

ع۱۱ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (بنی اسرائیل)

ع۱۲ فَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ (الحج)

ع۱۳ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ (الشعرا)

ع۱۴ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِن رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (المومن)

ع۱۵ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ (حم السجدہ)

ع۱۶ أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ (شوریٰ)

ع۱۷ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ (اخلاص)

بقیہ صفحہ ۸ :- کرتا ہوں۔ کہ سوائے ان کمزور طبع لوگوں کے جو ہمیشہ سے ستبازوں کی جماعت میں ملے رہتے ہیں آپ سب کا یہی جواب ہوگا اور یہی ہونا چاہیئے۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کا ایک فقرہ الوصیت سے بھی تبرکاً لکھتا ہوں

"خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جبتک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم ان روستبازوں کے وارث کئے جاؤ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائینگے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جسکو دل میں لگانا چاہیئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے۔ تمام باغ کو سیراب کردیتا ہے تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعوے کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کیساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اس نفس سے جہنم بہت نزدیک ہے۔ جس کے تمام ارادے خدا کیلئے نہیں ہیں۔ بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کیلئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کریگا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اسطرح ہلاک ہوجاؤ گے جسطرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا۔ بلکہ تمہیں ہلاک کرکے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفسوں سے حقیقت مرجاؤ گے تب خدا میں ظاہر ہوجاؤ گے۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جسمیں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری

الوہیت اور عبودیت میں فرق

KHILAFAT LIBRARY

زمین آسمان اور ما فی الارض والسموات پر نظر کرو اور سوچو کہ کیا یہ تمام مخلوقات بذاتہ و نفسہ اپنے قیام اور ہستی میں مستقل اختیار رکھتے ہیں۔ یا کسی سے محتاج ہیں۔ تمام مخلوقات اجرام فلکی سے لیکر ارضی تک اپنی بناوٹ ہی میں عبودیت کا رنگ رکھتی ہے۔ ہر ہیئت سے یہ پتہ ملتا ہے۔ اور ہر شاخ اور آواز سے یہ صدا نکلتی ہے۔ کہ الوہیت اپنا کام کر رہی ہے۔ اس کے عمیق در عمیق تصرفات جن کو ہم خیال اور قوت سے بیان نہیں کر سکتے بلکہ کامل طور پر سمجھ بھی نہیں سکتے اپنا کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم یعنی اللہ تعالیٰ ہی ایک ایسی ذات ہے۔ جو جامع صفات کاملہ اور ہر ایک نقص سے منزہ ہے۔ وہ ہی مستحق عبادت ہے۔ اسی کا وجود بدیہی الثبوت ہے کیونکہ وہ حی بالذات اور قائم بالذات ہے۔ اور بجز اسکے اور کسی چیز میں حی بالذات اور قائم بالذات ہونیکی صفت نہیں پائی جاتی۔ کیا مطلب کہ اللہ تعالیٰ کے بدوں اور کسی میں یہ صفت نظر نہیں آتی۔ کہ بغیر کسی علت موجبہ کے آپ ہی موجود اور قائم ہو یا کہ اس عالم کی کمال حکمت اور ترتیب محکم و موزوں سے بنایا گیا ہے۔ علت موجبہ ہو سکے۔ غرض اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی ایسی ہستی نہیں ہے۔ جو ان مخلوقات عالم میں تغیر و تبدل کر سکتا ہو۔ یا ہر ایک شے کی حیات کا موجب اور قیام کا باعث ہو۔

اس آیت پر نظر کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وجودی مذہب حق سے دور چلا گیا ہے۔ اور اسنے صفت الٰہیہ کے سمجھنے میں ٹھوکر کھائی ہے۔ وہ معلوم نہیں کر سکتا۔ کہ اس نے عبودیت اور الوہیت کے ہی رشتہ پر ٹھوکر کھائی ہے۔ اصل یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان میں سے جو لوگ اہل کشف ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے اہل مجاہدہ نے دریافت کرنا چاہا۔ تو عبودیت اور ربوبیت کے رشتہ میں امتیاز نہ کر سکے۔ اور خلق الاشیاء کے قائل ہو گئے۔

قرآن شریف قلب ہی پر وارد ہو کر زبان پر آتا ہے۔ اور قلب کا کسقدر تعلق تھا۔ کہ کلام الٰہی کا مورد ہو گیا۔ اس باریک بحث سے وہ دھوکا کھا سکتے تھے مگر بات یہ ہے۔ کہ انسان جب تک نفس سے قدم اٹھاتا ہے۔ تو یہ مشکلات کے بھنور میں پھنس جاتا ہے جیسا ہمنے ابھی بیان کیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے تصرفات انسان کے ساتھ ایسے عمیق در عمیق ہیں۔ کہ کوئی طاقت اس کو بیان نہیں کر سکتی۔ اور اگر ایسا ہوتا تو اسکی ربوبیت اور صفات کاملہ مندرجہ قرآن نہ پائی جاتیں۔ ہمارا علم ہی اسکی ہستی کا ثبوت ہے۔ اور یہ ایک سچی بات ہے کہ جب انسان ہر طرح سے بے اختیار ہوتا ہے تو اسکا عدم ہی ہوتا ہے۔ اس باریک بھید کو بعض لوگ نہ سمجھ کر خلق الاشیاء ھو عین کہہ اٹھے۔ وجودی اور شہودی میں سے اول الذکر تو وہ ہیں۔ جو فنا فی نظری کے قائل ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ محبت میں انسان اس قدر استغراق کر سکتا ہے۔ کہ وہ فنا فی اللہ ہو سکتا ہے اور پھر اس کے لئے یہ کہنا سزاوار ہوتا ہے۔ ع

من تن شدم تو جاں شدی من تو شدم تو من شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

باایں ہمہ تصرفات الٰہیہ کا قائل ان کو بھی ہونا پڑتا ہے۔ خواہ وجودی ہوں یا شہودی ہوں۔ بعض بزرگ اور اہل کمال بایزید بسطامی سے لیکر شبلی ذوالنون اور محی الدین ابن عربی تک کے کلمات علی العموم ایسے ہیں کہ بعض ظاہر طور پر اور بعض مخفی طور پر اسی طرف گئے ہیں۔ ہم یہ بات کھولکر کہنی چاہتے ہیں۔ کہ ہمارا یہ حق نہیں کہ ہم ان کو استہزاء کی نظر سے دیکھیں۔ نہیں نہیں وہ اہل عقل تھے۔ بات یہ ہے کہ تصرف کا یہ ایک باریک اور عمیق راز تھا۔ جسے نارف لوگ ہی خوب سمجھتے ہیں۔ یہی بات تھی اور کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے اعلیٰ تصرفات انسان ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ ھالات الذات انہوں نے انسان کو ایسا دیکھا۔ اور ان کے منہ سے ایسی باتیں نکلیں۔ اور ذہن ادھر منتقل ہو گیا۔ پس یہ امر حضور دل یاد رکھو کہ باوصفیکہ انسان صفات الٰہیہ کے باطن سے ایسے درجہ پر پہنچتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مرتبہ اعلیٰ پر پہنچے کہ جہاں اسے اقتداری طاقت ملتی ہے۔ لیکن خالق اور مخلوق میں ایک فرق ہے۔ اور نمایاں فرق ہے۔ اسکو کبھی دل سے دور کرنا نہ چاہیئے۔

انسان ہستی کے عوارض سے آزاد نہیں۔ نہ یہاں نہ وہاں۔ کھاتا پیتا ہے۔ معاصی ہوتے ہیں۔ کبائر بھی صغائر بھی۔ اور اسی طرح پر لگے جہان میں بھی بعض جہنم میں ہونگے۔ اور بعض جنت الخلد میں۔ غرض یہ ہے۔ کہ انسان کبھی بھی جامۂ [illegible] سے باہر نہیں ہو سکتا۔ تو پھر ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ وہ کونسا حجاب ہے۔ کہ جب وہ اتار کر ربوبیت کا جامہ پہن لیتا ہے۔ بڑے بڑے زاہدوں اور مجاہدوں کے شامل حال عبودیت ہی رہی۔ قرآن شریف کو پڑھکر دیکھ لو۔ اور تو اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر دنیا میں کسی کامل انسان کا نمونہ موجود نہیں۔ اور نہ آئندہ قیامت تک ہو سکتا ہے۔ پھر دیکھو کہ اقتداری معجزات کے ملنے پر حضور ؐ کے شامل حال عبودیت ہی رہی اور بار بار انما انا بشر مثلکم ہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کلمۂ توحید میں اپنی عبودیت کے اقرار کا ایک جزو لازم قرار دیا۔ جس کے بدوں مسلمان مسلمان ہی نہیں ہو سکتا سوچو! اور پھر سوچو!! پس جس حال میں ھادی اکمل کی طرز زندگی ہمکو یہ سبق دے رہی ہے۔ کہ اعلیٰ ترین مقام قرب پر بھی پہنچکر عبودیت کے اعتراف کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ تو اور کسی کا تو ایسا خیال کرنا۔ اور ایسی باتوں کا دل میں لانا ہی فضول اور عبث ہے۔

ہاں یہ سچی بات ہے۔ جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تصرفات بیحد و بیشمار ہیں۔ ان کی تو راہ اور گنتی ناممکن ہے۔ انسان جسقدر زہد اور مجاہدہ کرتا ہے۔ اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ اور اس نسبت سے ان تصرفات کا ایک رنگ اس پر آتا جاتا ہے۔ اور تصرفات اللہ کی اس قابلیت کا دروازہ اس پر کھلتا ہے۔ اس امر کا بیان کرنا بھی مناسب موقع معلوم ہوتا ہے۔ کہ تصرفات بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک باعتبار مخلوق کے اور دوسرے باعتبار قرب کے۔ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ایک تصرف تو اسی مخلوق کی نوعیت اور اعتبار سے ہوتا ہے۔ جو یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق وغیرہ کے رنگ میں ہوتا ہے۔ صحت بیماری وغیرہ اسکے ہی اختیار میں ہوتا ہے۔ اور ایک جدید تصرف قرب کے مراتب میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے طور پر ان کے قریب ہوتا ہے۔ کہ ان سے مخاطبات اور مطالعات شروع ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی دعاؤں کا جواب ملتا ہے۔ مگر بعض لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ اور یہ ایک ہی نہیں بلکہ ترقی مطالعہ اور مخاطبہ سے بڑھکر ایک وقت ایسا آجاتا ہے۔ کہ الوھیت کی چادر ان پر پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اپنی ہستی کے طرح طرح کے نمونے ان کو دکھاتا ہے۔ اور یہ ایک ٹھیک مثال اس قرب اور تعلق کی ہے۔ کہ جیسے لوہے کو کسی آگ میں رکھدیں تو وہ اثر پذیر ہو کر سرخ آگ کا ایک ٹکڑا ہی نظر آتا ہے۔ اس وقت اسمیں آگ کی سی روشنی بھی ہوتی ہے اور احراق جو ایک صفت آگ کی ہے وہ بھی اسمیں آجاتی ہے۔ مگر بایں ہمہ یہ ایک بین بات ہے۔ کہ وہ لوہا آگ یا آگ کا ٹکڑا نہیں ہوتا۔ اسیطرح پر اہل اللہ قرب الٰہی میں ایسے مقام تک م

م جا پہنچتے ہیں جبکہ ربانی رنگ بشریت کے رنگ پر کمال اپنے رنگ کے نیچے متورزی کر لیتا ہے۔ اور جسطرح آگ لوہے کو اپنے نیچے ایسا چھپا لیتی ہے۔ کہ ظاہر میں بجز آگ کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ اندرونی طور پر وہ صفات الٰہیہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرتا ہے + (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایک نہایت ضروری تحریک

سکرٹری فنانشل کمیٹی صدر انجمن احمدیہ و ترقی اسلام کا ضروری مراسلہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اسمیں سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کیلئے ۳۴ ہزار اور انجمن ترقی اسلام کیلئے ۱۶ ہزار کا مطالبہ کرتے ہیں۔ قومی بہتری، اور سلسلہ عالیہ کے بقاء کیلئے ۴۸ ہزار روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ احمدیہ قوم کو ان کے فرض کیطرف متوجہ کرنا گویا سورج کو چراغ دکھلانا ہے۔ مجھے قوی امید ہے۔ کہ سالانہ جلسہ سے پہلے پہلے ۳۴ ہزار صدر انجمن احمدیہ اور ۱۶ ہزار ترقی اسلام کے خزانہ میں پہنچ جائیگا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ سکرٹری صاحب کے اس ضروری کو نہ صرف خود ہی پڑھیں بلکہ اپنے دوستوں کو بھی پڑھ کر سنائیں۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ط وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ (التوبہ)

ترجمہ:- اسمیں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین سے جنت کے بدلہ میں ان کی جانیں اور مال خرید لئے ہیں۔ پس وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں مارتے ہیں۔ اور مارے جاتے ہیں۔ یہ انکا پکا وعدہ اللہ تعالیٰ کیساتھ توریت و انجیل اور قرآن مجید میں موجود ہے۔ پس جس نے اپنے اللہ کیساتھ وعدہ کو پورا کیا خوشخبری ہو اسکو اپنے اس سودے کی۔ جو اس نے اللہ تعالیٰ سے کیا۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی بیماری سے پہلے کے خطبوں اور تقریروں کو پڑھو۔ کونسی تدبیر ہے۔ جماعت کو بیدار اور ہوشیار کرنے کی جو استعمال نہیں کی۔ کونسا طریقہ جس سے جماعت کی ترقی نہیں چاہی جبتک صحت نے اجازت دی ایک لمحہ جماعت کے کام سے دم نہیں لیا۔ جب امام نے جماعت کا ایسا حق ادا کیا ہو۔ اور پکار پکار کر کہہ بھی دیا ہو۔ کہ دیکھو میری تندرستی ان افکار میں قائم و قوی نہیں رہ سکتی۔ اور وقت بھی آگیا ہو۔ کہ حضور کی تندرستی کے قائم رکھنے کے لالے پڑ گئے ہوں۔ تو اب فرمایئے جماعت کس وقت کا انتظار کر رہی ہے۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا۔ کہ جماعت سلسلہ کی تمام ضروریات کو واقعی طور پر اپنی ضروریات سمجھکر ہر ممکن کوشش سے فوراً عملی جواب دینا شروع کر دے صدر انجمن احمدیہ و ترقی اسلام دونوں کو اسوقت روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ بڑی ضرورت روپیہ کی صدر انجمن احمدیہ کیواسطے تنخواہوں کے باقاعدہ ادا ہونیکی ہے۔ جو دو دو ماہ پیچھے پڑی ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ ضروری لنگر کا قرضہ ادا کرنا ہے جو اسوقت بیس ہزار تک پہنچ گیا ہے۔ لنگر کی زیر باری کا ایک سبب یہ ہے کہ جلسہ کے تمام اخراجات لنگر ہی پر پڑتے ہیں۔ اور اگر پہلے سے اجناس کی خریداری کا انتظام نہ کیا جائے تو عین وقت پر گراں چیزیں خریدنے سے ڈیوڑھا یا دُگنا خرچ ہو جاتا ہے۔ اب بھی گرانی کے آثار ایسے سخت بڑھ رہے ہیں۔ کہ اس سال جلسہ کے لئے اور بھی زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا لنگر کے بعد مدرسہ احمدیہ کی زیر باری ہے۔ یہ مد بھی اسوقت دسہزار کی مقروض ہے۔ اگرچہ دن ایسے ہیں۔ کہ مدرسہ احمدیہ کی ترقی کیطرف بڑی ہی توجہ چاہیئے۔ مبلغین اور علماء کی آئے دن ضرورت رہتی ہے۔ اور کافی مبلغ و واعظ نہ ہونے سے جماعت کی ترقی پر اثر پڑتا ہے۔ گو اس مدرسہ کے لئے طلباء کا مہیا کرنا بھی جماعت کا بڑا فرض ہے۔ مگر موجودہ طلباء کی ضروریات تو بہرحال پوری کی جائیں۔ پھر صیغہ اشاعت اسلام ہے۔ جسکی طرف باوجود حضرت مسیح موعودؑ کے تاکیدی حکم کے سخت بے توجہی ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد کہ ریویو کی اشاعت دسہزار تک ہو جہاں تک امکان ہے اسکی توسیع اشاعت میں سعی ہونی چاہیئے۔ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ دو زبانوں میں شائع ہونیوالے رسالہ کیلئے اتنی بڑی جماعت دسہزار خریدار بھی مہیا نہ کر سکے۔ جب کہ صرف ایک زبان کے رسالے بھی اسی ہندوستان میں بلکہ صرف پنجاب میں اس سے زیادہ اشاعت والے موجود ہوں۔ ریویو کی کمی اشاعت نے اس کے مضامین پر بھی اچھا اثر نہیں ڈالا ہے اور اس سے جماعت کی ایک اور کمزوری کا پتہ چلتا ہے۔ جو بہت جلد دور ہونی چاہیئے۔ اور وہ کمزوری یہ ہے کہ ہماری جماعت میں علمی تحقیق اور تحریر مضامین کی مشق بجائے بہت بڑھنے کے بہت گھٹ رہی ہے۔ اس لحاظ سے بھی ریویو کی اعانت جماعت کے ذمہ ہے رسالہ کے علاوہ تصنیف کتب و تقسیم ٹریکٹ کا بھی بڑا کام ہے۔ جو اس زمانہ میں بہت وسعت چاہتا ہے۔ بغیر روپیہ کے کچھ عرصہ سے تقریباً بالکل رکا ہوا ہے

غرض صدر انجمن کے صیغہ بیت المال یعنی لنگر، جلسہ کو اسوقت کم از کم ۲۲ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے کہ بیس ہزار کا پچھلا قرضہ ادا ہو اور دو ہزار سے آئندہ جلسہ کا انتظام ہو سکے۔ کیا جماعت اسکو پسند کرتی ہے۔ کہ لنگر و جلسہ کے مہمانوں کو ہمیشہ قرضہ ہی سے کھانا کھلایا جائے؟ ہرگز نہیں۔ ایک دفعہ سب ملکر باہمت کوشش سے اس بار کو جلد اٹھاویں۔ جو عرصہ سے چلا آرہا ہے۔ اور جس نے اب اور صیغوں کی ترقی کو بھی روک لیا ہے۔ اسی طرح مدرسہ احمدیہ کا دسہزار کا قرضہ بھی جلد اترنا چاہیئے۔ جبتک یہ قرضے ادا نہیں ہونگے۔ جماعت کی کوشش و ترقی نمایاں نہیں ہو سکتی جو کچھ ہر سال محنت و کوشش سے چندہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس سے یہ ہوتا ہے کہ کچھ قرضہ ادا ہو جائے۔ مگر کوئی بڑا کام نہیں کیا جا سکتا اب ان قرضوں نے معمولی رفتار کو بھی روکنا شروع کیا ہے اس لئے اب وقت ہے۔ کہ ان تمام قرضوں کو اگر خدا چاہے۔ تو اس سال تمام و کمال ادا کر دیا جائے۔ تاکہ ایکبار موجودہ دقتوں سے چھٹکارا ہو جائے۔ اور ہر سال کی کوشش خاص سے انشاء اللہ کوئی خاص اور معتدبہ ترقی دکھلائی جایا کرے۔

غرض صدر انجمن احمدیہ کیلئے اسوقت بیس ہزار روپیہ قرضہ لنگر اور دسہزار روپیہ قرضہ مدرسہ احمدیہ اور دو ہزار روپیہ انتظام جلسہ سالانہ کے لئے کل تیئیس ہزار روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ جسکا انتظام بہت جلد ہونا چاہیئے۔

اس کیساتھ ہی آپکی نئی انجمن ترقی اسلام کی بھی ضروریات ہیں جو اسوقت اللہ کے فضل سے دور دراز ملکوں میں آپکی طرف سے تبلیغ کا کام سنبھالے ہوئے ہے جسکے متعلق اتنا عرض کر دینا ضروری ہے کہ گھر پر تو ہر طرح سے قرض دوام لیکر بھی انسان گذر کر سکتا ہے۔ مگر پردیس میں روپیہ پاس ہونے پر بھی طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ چہ جائیکہ تنگی خرچ اور بے روپیہ کی حالت ہزاروں کوس وطن سے دور غیر ملک غیر لوگ اجنبی صورتیں نئے دستور مخالف مذاہب طور طریق کا مقابلہ ایک کس مپرس مبلغ بغیر روپیکے سہولت کے کس طرح کرے۔ ہم ایک ضلع سے دوسرے ضلع کو سفر کریں۔ تو ضرورتاً سے دُگنا چوگنا خرچ لیکر گھر سے نکلیں۔ مگر خدا کا مذہب پھیلانے کیلئے ایک شخص سات سمندر پار جائے تو ہم اسکو پورا خرچ بھی نہ دیں جب مفتی صاحب یہاں سے ولایت گئے تو دیکھا کہ خرچ کی کفایت کرتے کرتے قاضی محمد عبداللہ صاحب کو غش آنے لگ گئے ہیں اور ٹھنڈے پانی کے استعمال سے بمشکل دم کر کے چھوٹ گئے ہیں مفتی صاحب نئے تھے۔ دیکھکر حیران ہو گئے۔ اور یہاں بھی خط لکھا اور وہاں بھی انکی حالت بدلنے کی کوشش فرمائی مگر اب خود مفتی صاحب

KHILAFAT LIBRARY

جیسے کمزور جسم و نحیف البنیہ و نازک طبیعت انسان کو بہت سخت کام کرنے پڑتے ہیں اور خدا کے فضل سے کر رہے ہیں۔ مگر خرچ انکو بھی پورا پورا حسب طلب نہیں پہنچ سکتا۔ سات سو روپیہ ماہوار کی بجائے اس سخت گرانی کے زمانہ میں صرف پانچسو روپیہ دیئے جاتے ہیں۔ اور اب اسکے لئے بھی روپیہ نہیں ہے۔ کیونکہ تبلیغ و ہدایت کی جس کیلئے کچھ روپیہ فراہم ہوا تھا۔ اب پھر ویسی ہی ضرورت میں ہے۔ بلکہ تین ہزار کی مقروض ہے۔ ایکطرف تو خرچ کی یہ زیر باری ہے۔ مگر دوسری طرف خدا کے فضل سے ولایت کا کام بڑھ رہا ہے۔ اور پیچھے نہیں ڈالا جا سکتا۔ بلکہ اسوقت کم از کم ایک اور مبلغ بھیجنے کی ایسی ضرورت ہے جو ملتوی نہیں ہو سکتی بلکہ نئے مبلغ کے سفر خرچ کیلئے ایکہزار روپیہ کی ضرورت ہے اور تین مبلغوں کا ولایت کا خرچ ایکہزار روپیہ ماہوار کے حساب سے سال کا بارہ ہزار یعنی کل تیرہ ہزار روپیہ آئندہ سال کے خرچ کیواسطے چاہیئے تین ہزار روپیہ کا سال گذشتہ کا قرضہ بھی ادا ہونا ضروری ہے۔ اسطرح کم از کم ۱۶ ہزار روپیہ کی اسوقت ترقی اسلام کو ضرورت ہے۔ صدر انجمن کے بتیس ہزار ملا کر کل روپیہ اڑتالیس ہزار ہوا۔

اس رقم کی وصولی کے لئے ایک یہ صورت ہے۔ کہ چونکہ ترقی اسلام کی مد تبلیغ و ولایت بلحاظ کام خدا کے فضل سے کافی ترقی پر ہے اور رہی بھی ہے۔ اسلئے اس کے لئے ہر جماعت اپنے معمولی ماہوار چندوں کے علاوہ اپنے اپنے افراد کی تعداد کے برابر روپیہ اس مد میں سالانہ دیا کریں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر فرد سے ایک ہی روپیہ لیا جائے۔ کسی سے کم اور کسی سے زیادہ جسطرح انکی آمدنی اور اخلاص کا تقاضا ہو مگر ہر جماعت بحیثیت مجموعی اپنی تعداد ممبران کے برابر روپیہ ضرور اس مد کے چندہ میں جمع کرے

صدر انجمن کا قرضہ معمولی چندہ پورا نہ ہونے سے بڑھ گیا ہے۔ اور اسوقت بھی جہانتک تمام حالات کا اندازہ ہے۔ کم از کم ایک چوتھائی تعداد احمدی جماعت کی ایسی ہے جن سے چندہ محض اسلئے وصول نہیں ہوتا۔ یا کم وصول ہوتا ہے کہ ان سے ہر وقت اور کافی تندہی کیساتھ مانگنے والے نہیں ہیں پس اگر انجمن کے لئے بتیس ہزار روپیہ کی رقم جمع کرنے کیلئے تمام احباب اپنی اپنی جگہ وصولی چندہ کا سلسلہ تحریک وسیع کریں یہانتک کہ سب احمدی برادران پورا پورا باقاعدہ چندہ دینے لگیں۔ مگر چونکہ یہ کمی کئی سال کی ہے صرف اسقدر زیادتی چندہ سے پوری نہ ہوگی۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ تمام جماعتیں صرف دسمبر تک اپنے چندے حسب وسعت و گنجائش دینے یا ڈیوڑھے کر دیں۔ جو ایک روپیہ ماہوار چندہ دیتا ہے وہ دسمبر تک دو یا ڈیڑھ روپیہ ماہوار چندہ دینے لگ جائے تو کچھ زیادہ بار نہیں پڑے گا۔ اور امید ہے کہ خاص جلسہ کا چندہ ملکر یہ رقم کل کی کل دسمبر تک پوری ہو جائے گی۔ مگر فی الفور اب پندرہ ہزار روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے صاحب توفیق مخلص احباب اپنا اپنا چندہ ایک ہی قسط میں ادا فرما دیں۔ اور باقی احباب سے امید ہے کہ وہ اپنے معمولی چندوں کے بقائے ادا کر کے اسی وقت چندہ خاص میں حصہ لینا شروع فرما دیں گے جن ضرورتوں کے لئے یہ روپیہ مانگا جاتا ہے۔ انکی اہمیت اس وقت و تکلیف سے کہیں زیادہ ہے۔ جو جماعت کو کچھ عرصہ کیلئے اپنے چندے دوچند کر دینے سے اٹھانا پڑے گی۔ اس خاص چندہ کی تفصیل بھی چندہ کے ساتھ ہی حسب ضرورت ذیل بھیجی جائے۔

صدر انجمن احمدیہ کے لئے بتیس ہزار ترقی اسلام کیلئے سولہ ہزار

قرضہ لنگر۔ قرضہ مدرسہ احمدیہ۔ اخراجات جلسہ۔ قرضہ۔ تین ہزار

بیس ہزار۔ دس ہزار۔ دو ہزار تبلیغ ولایت تیرہ ہزار

اگر تفصیل ساتھ نہ آئی تو یہ چندہ خاص دو دو ایک کی نسبت سے صدر انجمن و ترقی اسلام میں داخل کر دیا جائیگا۔

آخر میں ایک یہ نوٹ دیدینے کی بڑی ضرورت ہے۔ کہ صدر انجمن و ترقی اسلام کی دیگر ضروریات بھی بہت بڑھ رہی ہیں۔ اور انہیں روپیہ کی بڑی ضرورت ہے۔ اسلئے احباب ہرگز ہرگز اس تحریک کا اثر معمولی چندوں کی ترقی پر ذرا بھی نہ پڑنے دیں ہر جگہ سے احباب صاف صاف طور پر تحریر فرمائیں کہ اس تحریک پر معمولی ماہواری چندہ صدر انجمن و ترقی اسلام میں کسقدر ترقی ہوئی ہے۔ اور "چندہ خاص" میں بدائے ادا یگی قرضہ کی کس قدر رقم جمع ہوئی ہے۔ اور کسقدر رقم کا وعدہ ہوا ہے۔ کام یہ بڑا ہے۔ اور بڑی ہی ضرورت درپیش ہے جبتک سب احباب ملکر سعی نہ فرمائینگے بہت وقت پیش آنیکا اندیشہ ہے۔

یہ اڑتالیس ہزار روپیہ کی رقم بظاہر غیر معمولی طور پر زیادہ نظر آئیگی لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ وقت بھی نہایت غیر معمولی ہے۔ دنیا میں ہر طرف جنگ برپا ہے اور محض دنیاوی اغراض کیلئے اسقدر روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ کہ کوئی اندازہ اور کوئی حساب نہیں۔ اپریل گذشتہ میں مسٹر بونر لا نے پارلیمنٹ میں جو بجٹ پیش کیا تھا۔ اسمیں اسقدر بڑی رقم تھی۔ کہ گو خود پیش کرنیوالے نے اسکو یہ کہکر پیش کیا تھا کہ ابتک دنیا کی تاریخ میں یہ سب سے بڑا بجٹ ہے مگر پھر بھی سننے والے بقول نامہ نگار پانیر ان بڑی بڑی رقوم کو اس حیرانی سے سنتے تھے۔ جسطرح چھوٹے بچے ستارہ نکی دوری کو حیرت سے سنتے ہیں۔ خورد و نوش کی چیزوں پر بھی ٹیکس بڑھایا شکر کا ٹیکس پہلے سے سوا کر دیا غرض اس طرح اسی ارب پونڈ یا ایک کھرب بیس ارب روپیہ کا بجٹ پیش کیا تھا لوگ حیران تھے کہ اربوں میں پونڈ کبھی نہیں سنے تھے۔ مگر ان لوگوں کو اپنی قوم کی ہمت پر بڑا بھروسہ ہے۔ چنانچہ انہیں میں سے ایک نے کھڑے ہو کر کہا "مانگو جو کچھ چاہو اور ہماری قوم کو جہاں چاہو دیکھو کبھی بھی برطانیہ کے ذرائع امداد (انشاء اللہ) ختم نہ ہونگے۔ کوئی طلب تمہاری ہمارے لئے اتنی بڑی نہ ہوگی کہ ادا نہ کر سکیں اور کوئی بار خواہ کتنا ہی بڑا اور لمبے عرصہ تک ہو ہمارے عزم و استقلال کیلئے ناقابل برداشت نہ ہوگا۔ اور کوئی تکالیف اور کوئی خطرات ایسے نہ ہونگے۔ جو ہمیں کم ہمت کر سکیں"

جب دنیاوی قربانیوں کی یہ حالت ہو تو کیا احمدی جماعت دین کیخاطر اس سے زیادہ قربانی کیلئے طیار نہیں ہوگی بسلئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نصرہ نے پارسال انہی دنوں میں اپنی جماعت کو کیسی سخت تنبیہ فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں۔

کیا لینا چاہتے ہو؟ تریاق یا زہر

ایک زمانہ آتا ہے کہ جب غریب چندہ دینگے۔ اور کوئی نہ لیگا آج مانگ کر لیا جاوے گا۔ پس ثواب کا موقع جانے نہ دو۔ یہ جنگ ایک عذاب ہے۔ مگر محنت کرنیوالوں کیلئے رحمت بھی ہے۔ اگر یہ خطرات نہ ہوتے تو یہ عزت بھی نہ ہوتی صحابہ کو دیکھ لو ان کو اسقدر بڑا کس چیز نے بنایا۔ ان کی قربانیوں نے اگر اسلام کے رستہ میں وہ تکالیف نہ ہوتیں جو پیش آئیں تو ابوبکر۔ ابوبکر۔ عمر عمر عثمان عثمان۔ علی علی۔ طلحہ طلحہ۔ زبیر زبیر۔ سعد بن وقاص سعد بن وقاص۔ ابو عبیدہ ابو عبیدہ۔ خالد خالد۔ معاذ معاذ۔ عبادہ ابن الصامت عبادہ ابن الصامت۔ ابو ایوب ابو ایوب کیونکر بنتے۔ یہ بڑی مشکلات اور قربانیوں کا ذریعہ ہے۔ مگر بڑے انعامات اور ترقیوں کا بھی ہے۔ آج بزدل اور بہادر سچے اور جھوٹے متکبر اور صاحب وقار۔ کم ہمت اور اولوالعزم بے وفا اور باوفا لالچی اور سیر چشم۔ بخیل اور سخی۔ دنیا سے محبت کرنیوالے اور دین پر جان نثار کرنیوالے۔ شیطان کے دوست اور خدا کے محب کے امتحان اور امتیاز کا زمانہ ہے۔ پس جو اس امتحان میں کامیاب ہوگا۔ وہی حقیقی خوشی کو حاصل کریگا۔ اور جو آج ناکام رہیگا۔ اسکے لئے کہیں کوئی ٹھکانا نہیں نہ اس دنیا میں نہ اگلے جہان میں۔ آج اسلام کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ اور اسلام کی آواز کا جواب دینا تمہارے اختیار میں ہے۔ چاہو تو اسکو رد کر دو۔ چاہو قبول کر لو۔ خدا تعالیٰ نے یہ مشکل کام تمہارے سپرد کیا ہے۔ اور تمہارے لئے دو ہی راستے کھلے ہیں یا آج موقعہ کے مناسب قربانی کر کے خدا کا قرب حاصل کرو۔ یا اس بوجھ کے نیچے سے کندھا نکالکر ہمیشہ کی ذلت خرید لو۔ اس کے سوا درمیانہ رستہ نہیں۔ کسی تردد کا وقت نہیں۔ زہر اور تریاق آج یہی دو چیزیں ہیں۔ جو چاہے زہر کا پیالہ پیئے اور جو چاہے تریاق کا۔ ان دونوں میں ایک چیز ضرور پینی پڑیگی۔ دائمی زندگی اور دائمی موت میں سے ایک چیز اختیار کرنی پڑیگی۔ اور یہ ہر ایک انسان کا اپنا کام ہے۔ کہ ان دونوں میں سے جو کچھ چاہے چن لے۔

میں آپ لوگوں کو جانتا ہوں۔ اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ لوگوں کا کیا جواب ہوگا۔ یہی کہ ہم زہر کیلئے نہیں بلکہ تریاق کیلئے پیدا کئے گئے ہیں ہمارے لئے دائمی زندگی مقرر ہے نہ کہ ہمیشہ کی موت ہمارے دشمن کو شیطان کیساتھ صلح کرنے دو۔ ہم تو اپنے خدا کو کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ میں ایک اور ایک دو کی طرح یقین

(باقی صفحہ ۲۵ پر ملاحظہ کریں)